باب: 2 اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ابتدائی مشکلات

سوالات کی فہرست

سوال نمبر 1۔ پاکستان کی ابتدائی مشکلات کیا تھیں؟ کوئی سی چھ مشکلات بیان کیجئے۔

سوال نمبر 2۔ پاکستان کی ابتدائی مشکلات میں سے ریاستوں کے تنازعوں پر ایک نوٹ لکھیے۔

سوال نمبر 3۔ قائداعظم نے قیام پاکستان کے بعد ایک سال اور ایک ماہ کے مختصر عرصے میں مہاجرین کی آبادکاری، انتظامیہ اصلاحات، خارجہ پالیسی نیز بھارت سے تعلقات کے حوالے سے کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے؟

سوال نمبر 4۔ ایک جمہوری ریاست میں معاملات کو سلجھانے کے لئے کن عناصر سے کام لیا جاتا ہے؟

سوالات کے مختصر جوابات (مشقی / اضافی)

کثیرالانتخابی جوابات (مشقی / اضافی)

Perfect24u.com

سوال نمبر 1: پاکستان کی ابتدائی مشکلات کیا تھیں؟ کوئی سی چھ مشکلات بیان کیجئے۔

جواب:

ابتدائی مشکلات

''تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان قوموں نے اپنے کردار کی پختگی اور پکے ارادے کی بدولت اپنے آپ کو مضبوط بنایا۔ ہماری تاریخ بہادری اور عظمت کی داستانوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہمیں اپنے آپ میں مجاہدوں کی سی روح پیدا کرنی ہے''۔ (قائداعظم)

اللہ کے فضل و کرم سے اسلامی جمہوریہ پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آ گیا، لیکن کانگریس نے پاکستان کے قیام کو دل سے کبھی قبول نہ کیا۔ قائداعظمؒ کی عظیم قیادت میں پاکستانیوں نے مشکل حالات کے باوجود اپنی آزادی کے تحفظ کا بھرپور عزم کیا۔ ہندو اکثریت کے صوبوں سے ہجرت کر کے آنے والے مسلمان خاندانوں پر جو گزری وہ ظلم کی اندوہناک داستان ہے۔ یہ صبر، استقامت اور قربانیوں کی لاثانی مثال بھی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ تمام تر مشکلات اور مخالفتوں کے باوجود پاکستان بنا اور قائم و دائم ہے۔ مملکت خداداد کے ابتدائی سالوں میں جن مسائل کا قوم کو سامنا کرنا پڑا وہ درج ذیل ہیں۔

پہلی مشکل۔۔۔۔۔ ریڈکلف ایوارڈ کی ناانصافیاں

غیر منصفانہ تقسیم:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت طے پایا تھا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور باقی علاقے ہندوستان کا حصہ بنیں گے۔ علاقے کی حد بندی کے لئے ایک کمیشن بنانے اور اس کی ثالثی کو قبول کرنے پر اتفاق رائے ہوا۔ ایک برطانوی ماہر قانون سر ریڈکلف کو یہ ذمہ داری سونپی گئی۔ سر ریڈکلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آ کر غیر منصفانہ تقسیم کی۔ مسلم اکثریت کے بعض تسلیم شدہ علاقوں کو ایک سازش کے تحت ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔ آبادی کے مطابق طے پانے والے نقشے اور اس پر کھینچی گئی لکیر کو بدل دیا گیا۔ ''اس امر کا اعتراف ریڈکلف کے پرائیویٹ سیکرٹری نے کیا'' اور اب تو یہ ایک تاریخی حقیقت مانی جا چکی ہے کہ ناانصافی کرتے ہوئے بعض اہم علاقوں سے پاکستان کو محروم کر دیا گیا۔

مسئلہ کشمیر:

ضلع گورداسپور کی 3 تحصیلیں گورداسپور، پٹھان کوٹ اور بٹالہ کے علاوہ ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرا اور بعض دوسرے علاقے ہندوستان کو سونپ دیئے گئے۔ گورداسپور کے علاقوں کو ہندوستان میں شامل کرنے سے ریاست جموں و کشمیر تک کا راستہ ہندوستان کو دے دیا گیا۔ سر ریڈکلف کے ایوارڈ سے نہ صرف مسلمانوں کو ان کے علاقوں اور حقوق سے محروم کیا گیا بلکہ دونوں قوموں کے درمیان مستقل مخالفت کا بیج بو دیا گیا۔ آج مسئلہ کشمیر موجود ہے اور دونوں ملک اب تک 1948ء، 1965ء اور 1971ء کی 3 بڑی جنگیں لڑ چکے ہیں۔

دوسری مشکل۔۔۔۔۔ انتظامی مشکلات

پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے، دفاتر خالی ہو گئے، دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری، ٹائپ رائٹروں وغیرہ کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام کا آغاز کیا۔ ہندوستان جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ تباہ کر گئے۔ اس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

تیسری مشکل ۔۔۔۔مہاجرین کی آمد

مسلمانوں کا قتل:

قیام پاکستان کے بعد بھارت میں رہنے والے مسلمانوں نے اپنے نئے وطن میں آنے کا فیصلہ کیا، لاکھوں خاندان اپنا سب کچھ چھوڑ کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئے۔ جو مسلمان بھارت میں رہنا چاہتے تھے انہیں ہندوؤں اور سکھوں نے قتل و غارت کا نشانہ بنایا۔ بچے کھچے خاندانوں کو مجبوراً پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔ دوران ہجرت لاکھوں افراد حملوں میں شہید ہوئے۔ پاکستان تک پہنچنے والے افراد کی تعداد تقریباً ایک کروڑ پچیس لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ یہ بے گھر، لٹے پٹے پریشان حال مسلمان پاکستان آئے تو انہیں عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔

مہاجرین کی بحالی:

ان کی خوراک، رہائش، ادویات اور دیگر ضروریات کی فراہمی کے لئے حکومت پاکستان نے تیزی سے منصوبہ بندی کی۔ مقامی عوام نے اپنے مسلمان بھائیوں کو خوش آمدید کہا۔ حکومت اور عوام کی مشترکہ کوششوں سے مہاجرین کی ضروریات پوری کی گئیں۔ تعداد اتنی زیادہ تھی کہ کیمپوں میں گنجائش نہ رہی، لوگوں کو جہاں سر چھپانے کو جگہ ملتی، ڈیرے ڈال دیتے، مہاجرین کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ دنیا میں ہجرت کی اتنی بڑی تعداد کا واقعہ کہیں رونما نہیں ہوا تھا۔ ہجرت کے دوران ایسے واقعات بھی ہوئے کہ مسلمانوں کی قتل و غارت میں بھارتی فوج ہندوؤں اور سکھوں کے ساتھ شامل تھی۔

چوتھی مشکل ۔۔۔۔اثاثوں کی تقسیم

بھارتی ناانصافی:

برصغیر کی تقسیم کے بعد اثاثوں کی پاکستان اور بھارت میں متناسب تقسیم انصاف کا تقاضا تھا، لیکن یہاں بھی بھارتی حکمرانوں نے ناانصافی سے کام لیا۔ وہ بہانے بہانے سے پاکستان کو اس کا حصہ دینے سے گریز کرتے رہے۔ وہ پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے ہر ممکن حربے استعمال کر رہے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے حصے کے اثاثے روک لئے۔ متحدہ برصغیر کے ''ریزرو بنک'' میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے۔ یہ رقم دونوں ممالک میں بانٹی جانی تھی۔ تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا، یہ حصہ دینے پر بھارت آمادہ نہیں تھا۔ پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے ایک قسط میں 200 ملین روپے دیئے۔ باقی رقم کو روک لیا گیا۔

بھارت کی ہٹ دھرمی:

بھارتی وزیر پٹیل نے پاکستان کو کہا کہ ''وہ کشمیر پر بھارت کا حق تسلیم کر لے تو ساری رقم ادا کر دی جائے گی''۔ پاکستان نے سودے بازی نہ کی۔ ادھر گاندھی کو بین الاقوامی برادری میں شرمندہ ہونے کا خوف تھا۔ اس نے ساری رقم پاکستان کو ادا کرنے کو کہا۔ مجبوراً 500 ملین روپے کی ایک قسط پاکستان کے حوالے کی گئی۔ بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اس حوالے سے نومبر 1947ء میں دہلی میں دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں معاہدہ ہوا اور دونوں ممالک نے معاہدے کی توثیق بھی کر دی، لیکن معاہدے پر عملدرآمد ابھی تک نہیں ہو سکا۔

Perfect24u.com

پانچویں مشکل۔۔۔۔فوج کی تقسیم

کمزور پاکستان کا خواب:

یہ ضروری تھا کہ برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کو دونوں نئے ممالک میں تناسب کے مطابق تقسیم کر دیا جاتا لیکن اس معاملے میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ بھارت پاکستان کو کمزور رکھنا چاہتا تھا تا کہ وہ بھارت کا حصہ بننے پر مجبور ہو جائے۔ تقسیم سے پہلے متحدہ ہندوستان کا کمانڈر چاہتا تھا کہ افواج کو بانٹا نہ جائے اور انہیں ایک ہی کمانڈ کے تحت رکھا جائے۔ مسلم لیگ نے اس کے مؤقف کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ فوجی وسائل اور اثاثے دونوں ممالک میں بانٹ دیئے جائیں۔ حکومت برطانیہ کو یہ مطالبہ ماننا پڑا کہ بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیئے جائیں۔ متحدہ بھارت میں 16 آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارتی کابینہ آرڈیننس فیکٹری تو کیا اس کی مشنری کا کوئی پرزہ بھی پاکستان منتقل کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔

حالات کی خرابی:

کافی تکرار کے بعد پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیئے جائیں گے، تا کہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کر سکے۔ عام فوجی اثاثوں کی تقسیم کا جو فارمولا بھی بنایا گیا حکومت ہند نے اسے مسترد کر دیا، تنگ آ کر انگریز کمانڈر انچیف نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ جس سے حالات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ یوں پاکستان کو اپنا جائز حصہ لینے سے محروم کر دیا گیا۔ جہاں تک افواج کا تعلق تھا ہر فوجی کو اختیار دیا گیا کہ وہ دونوں میں سے جس ملک کی فوج کا حصہ بننا چاہے، بن جائے۔ ظاہر ہے کہ مسلمان فوجیوں نے پاکستان سے وابستگی کا اظہار کیا۔

چھٹی مشکل۔۔۔۔دریائی پانی کا مسئلہ

پانی کی بندش:

تقسیم برصغیر نے دریاؤں کے قدرتی بہاؤ پر اثر ڈالا۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق دریا کا قدرتی راستہ برقرار رکھا جاتا ہے اور جن دو یا زیادہ ممالک سے دریا گزرتا ہے۔ وہ اس کے پانی سے مستفید ہوتے ہیں، کوئی ملک دریا کا رخ بدل کر کسی دوسرے ملک کو آبی وسیلہ سے محروم نہیں کر سکتا۔ برصغیر میں اس حوالے سے بھی بحران پیدا ہوا۔ پنجاب اور سندھ کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا جہلم، چناب، راوی، ستلج اور بیاس سیراب کرتے آ رہے ہیں۔ پنجاب دو حصوں میں منقسم ہوا تو دریاؤں کی بھی تقسیم عمل میں آ گئی۔ راوی، ستلج اور بیاس بھارت کی سرزمین سے گزر کر پاکستان میں داخل ہوتے ہیں۔ بھارت سے انصاف کی توقع نہیں تھی۔ اس نے اپریل 1948ء میں مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔ یہ قدم پنجاب اور سندھ کی معیشت کو تباہ کرنے کے مترادف تھا کیونکہ ان علاقوں میں فصلوں کی آبیاری کا یقینی ذریعہ دریا ہی ہیں۔ بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ بھارت کی طرف سے پاکستان کی بندش سوکھے اور قحط کا باعث بن سکتی تھی۔ پاکستان کی زراعت کا دارومدار مکمل طور پر دریائی پانی پر ہے۔ ایک بڑی زیادتی ریڈکلف کی سربراہی میں بننے والے حد بندی کمیشن نے کی۔ اس نے سرحد کا تعین کرتے وقت اکثر ہیڈ ورکس مسلم اکثریتی علاقوں میں ہونے کے باوجود بھارت کے حوالے کر دیئے۔ یہ سازش پاکستانی زراعت اور معیشت کی تباہی کا سبب بن سکتی تھی۔

سندھ طاس معاہدہ:

بھارت نے دریائے ستلج ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے سخت احتجاج کیا، اگر بند بنتا تو تباہی اور قحط کا سامنا کرنا پڑتا۔ اس لئے عالمی برادری کو اپنے مسئلہ سے آگاہ کیا گیا۔ عالمی بینک نے صورت احوال کا جائزہ لے کر پاکستان کی مدد کا اعلان کیا۔ کثیر رقوم مختص کی گئیں اور کافی غور وفکر کے بعد عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک میں ایک معاہدہ ''سندھ طاس'' طے پا گیا۔ تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیئے گئے۔ منگلا اور تربیلا دو بڑے ڈیم اور سات لنک کینال بنائے جانے کا منصوبہ بنا۔ سندھ طاس منصوبہ کی بدولت دریائی پانی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا اور حکومت پاکستان کی فکر دور ہوئی۔

''ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے، اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر منظم اور پریشان ہیں مشکلات نے انہیں الجھایا ہوا ہے، ہمیں انہیں مایوسی کے چکر سے باہر نکالنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہے''۔ **(قائداعظم)**

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 2: پاکستان کی ابتدائی مشکلات میں سے ریاستوں کے تنازعوں پر ایک نوٹ لکھیے۔

جواب:

ریاستوں کا تنازع

''تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان قوموں نے اپنے کردار کی پختگی اور پکے ارادے کی بدولت اپنے آپ کو مضبوط بنایا۔ ہماری تاریخ بہادری اور عظمت کی داستانوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہمیں اپنے آپ میں مجاہدوں کی سی روح پیدا کرنی ہے''۔ **(قائداعظم)**

انگریزوں کے دور حکومت میں 635 ریاستیں تھیں جہاں نواب یا راجے داخلی طور پر حکمران تھے۔ ان پر کنٹرول برطانوی حکومت کو حاصل تھا۔ ریاستوں میں برصغیر کی کل آبادی کا ایک چوتھائی رہائش پذیر تھا اور ایک تہائی علاقے پر یہ مشتمل تھیں۔ آزادی کی منزل قریب آئی تو ریاستوں کے مستقبل کے بارے میں بھی سوچا جانے لگا۔ کابینہ مشن پلان کے حوالے سے ریاستوں کے حکمرانوں کو کہا گیا کہ ''وہ مستقبل میں اپنی حیثیت اور مفادات کے تحفظ کے لئے دستور سازی کے عمل میں شریک ہوں''۔ حکمرانوں کو کابینہ مشن نے یہ بھی تلقین کی کہ ''وہ فیصلہ کرتے وقت اپنے عوام کی پسند اور مذہبی رشتوں کا دھیان رکھیں''۔

حکومت برطانیہ نے 20 فروری 1947ء کو انڈیا اور انڈین ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا۔ اسی اعلان کے تحت ریاستوں نے ہندوستان یا پاکستان سے وابستہ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ صرف درج ذیل ریاستوں کی طرف سے کوئی قدم فوری طور پر نہ اٹھایا گیا۔ ان ریاستوں پر بھارتی افواج نے فوج کشی کر کے قبضہ کر لیا۔

ریاست حیدر آباد دکن:

☆ اس ریاست کا حکمران ''نظام حیدر آباد دکن'' مسلمان تھا جبکہ عوام کی اکثریت کا تعلق ہندوازم سے تھا۔ نظام عوام میں ہر دلعزیز تھا۔ ریاست کی معاشی حالت بہت اچھی تھی، نظام مسلمان ہونے کے ناطے چاہتا تھا کہ پاکستان سے الحاق کر لے لیکن بھارتی حکومت نے سخت دباؤ ڈالا۔

☆ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بھارت کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے نظام کو مجبور کیا کہ وہ اپنی ریاست کی جغرافیائی حیثیت کو دیکھتے ہوئے بھارت سے الحاق

Perfect24u.com

کرے۔ نظام اس پر رضا مند نہ ہوا۔ وہ آزاد اور خود مختار ریاست کے قیام کے بارے میں سوچنے لگا۔ وہ بھارت سے الحاق کی دستاویز پر دستخط کرنے کو آمادہ نہیں تھا۔ نظام نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو ایک درخواست بھارتی رویہ کے حوالے سے بھیجی۔

☆ ابھی معاملہ زیر غور ہی تھا کہ 11 ستمبر 1948ء کو بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کر دیا۔ 17 ستمبر 1948ء کو نظام کی افواج نے ہتھیار ڈال دیئے اور بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا۔

جوناگڑھ:

☆ جوناگڑھ کا نواب مسلمان تھا لیکن آبادی کی اکثریت غیر مسلم تھی۔ یہ ریاست کراچی سے 480 کلومیٹر دور تھی۔ آبادی 7 لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ نواب نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ بھارت کے گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن نے الحاق کو تسلیم نہ کرنے اور جوناگڑھ کو بھارت کا ایک حصہ ثابت کرنے کے حق میں دلائل دیئے۔

☆ پاکستان نے نواب جوناگڑھ کے الحاق کے اعلان کو قبول کرتے ہوئے ایک خط جاری کر دیا جس کی نقل گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بھیجی گئی۔ بھارت نے پاکستان کی توثیق کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت سے تعبیر کیا۔ جوناگڑھ کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا اور خوراک و دیگر ضروریات ریاست کے اندر جانے کی اجازت نہ دی گئی۔ بھارتی افواج نے جوناگڑھ میں داخل ہو کر اس کے دارالحکومت پر قبضہ کر لیا۔

☆ نواب نے یہ صورت دیکھی تو ہجرت کر کے پاکستان آ گیا۔ نواب نے ایک درخواست اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو بھیجی لیکن کوئی ردعمل نہ ہوا۔ پاکستان بھی اقوام متحدہ میں جوناگڑھ کے تنازع کو لے گیا لیکن یہ معاملہ ابھی تک اقوام متحدہ کے پاس بغیر کسی فیصلے کے پڑا ہے۔

مناوادر:

جوناگڑھ کے قریب ایک اور ریاست مناوادر کے مسلمان حکمران نے بھی پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کیا۔ جوناگڑھ کے ساتھ ساتھ بھارتی افواج نے مناوادر پر بھی حملہ کیا اور اسے زبردستی اپنے قبضے میں لے لیا۔ مناوادر اور جوناگڑھ کی ریاستوں پر فوج کشی کے احکامات پر گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن نے دستخط کئے تھے۔

ریاست جموں وکشمیر

پس منظر:

ریاست جموں وکشمیر پاکستان کے شمال میں برصغیر کی ریاستوں میں علاقے کے اعتبار سے سب سے بڑی ریاست تھی۔ اس ریاست کی سرحدیں چین، تبت، افغانستان اور پاکستان سے ملتی ہیں۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی کل آبادی چالیس لاکھ کے قریب تھی۔ آبادی کا بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل تھا۔ برطانوی حکومت نے اس ریاست کو ایک ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کے پاس صرف 75 لاکھ میں فروخت کر دیا تھا۔ ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ اور اس کے جانشینوں نے اپنی مسلم رعایا پر ظلم و جبر کے پہاڑ توڑے۔ معمولی جرائم کی پاداش میں مسلمانوں کو کڑی سزائیں دی جاتیں۔ تنگ آ کر 1930ء میں کشمیری مسلمانوں نے ڈوگرہ راج کے خلاف آزادی کی تحریک شروع کر دی۔ برطانوی حکومت کی مدد کے ساتھ راجہ نے عوامی تحریک کو سختی سے کچل دیا۔

سفاک بھارتی رویہ:

ریاست جموں وکشمیر جغرافیائی، ثقافتی اور مذہبی اعتبار سے پاکستان سے بہت قریب رہی۔ پاکستان کو سیراب کرنے والے اکثر دریا کشمیر سے نکلتے ہیں۔

1947ء میں کشمیری عوام چاہتے تھے کہ راجہ پاکستان سے الحاق کا فیصلہ کرے لیکن راجہ اس پر آمادہ نہ ہوا۔ عوام نے محسوس کیا کہ راجہ ان کے جذبوں کے مطابق الحاق نہیں کرنا چاہتا تو انہوں نے ایک بڑی تحریک شروع کر دی۔ راجہ نے سختی سے کام لیا اور لاکھوں افراد ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ سوا دو لاکھ سے زیادہ مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ تحریک دبائی نہ جا سکی اور راجہ حکومت بھارتی حکومت سے مدد کی درخواست کی۔ بھارت نے اپنی افواج ریاست میں اتار دیں اور ساتھ ہی دباؤ ڈالا کہ راجہ بھارت سے ریاست کے الحاق کی دستاویز پر دستخط کر دے۔ راجہ ایسا کرنے گریز کرتا رہا۔ بھارتی حکومت نے ایک جعلی دستاویز تیار کی اور اعلان کر دیا۔ ''راجہ نے ریاست کو بھارت میں شامل کرنے کی درخواست کی ہے جسے بھارتی حکومت نے مان لیا ہے''۔

آزادی کی تحریک:

کشمیری عوام راجہ کے خلاف تحریک چلا رہے تھے۔ اب انہوں نے باقاعدہ ہتھیار اٹھا لئے۔ سابقہ کشمیری فوجی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی قیادت کرنے لگے۔ رضا کاروں کے جتھے آزادی کے لئے بھارتی افواج اور راجہ کے دستوں کے خلاف جہاد میں شامل ہوئے تو دیکھتے ہی دیکھتے بہت سا علاقہ راجہ کے قبضے سے نکل گیا۔ حکومتِ پاکستان اور پاکستانی عوام کی پوری پوری اخلاقی اور مالی امداد تحریک آزادی کشمیر کو حاصل ہوئی تو آزادی کے لئے لڑنے والوں کا پلہ بھاری ہونے لگا۔ بھارت نے حالات کا رخ دیکھا تو اقوام متحدہ کا دروازہ جا کھٹکھٹایا۔

موجودہ صورتحال:

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دو قراردادیں منظور کیں اور دونوں ممالک کو جنگ بند کرنے کی تلقین کی۔ حد بندی کئے جانے کا فیصلہ بھی کیا۔ اقوام متحدہ نے واضح طور پر کہہ دیا کہ کشمیری عوام کی رائے معلوم کی جائے گی۔ ان کی مرضی کے مطابق کشمیر کا الحاق بھارت یا پاکستان سے ہو جائے گا۔ پاکستان اور کشمیری مجاہدین نے اپنی برتری فوجی پوزیشن کے باوجود قراردادوں کا احترام کرتے ہوئے جنگ بندی پر آمادگی ظاہر کر دی۔ استصواب رائے کرانے کا اعلان تو اقوام متحدہ نے کر دیا لیکن مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ 1965ء اور 1971ء میں دو جنگیں ہوئیں لیکن کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ پچھلے پندرہ سالوں سے کشمیری مجاہدین ہتھیار اٹھائے آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود ہے لیکن وہ کوئی مؤثر قدم اٹھانے سے قاصر ہے۔

''ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے، اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر منظم اور پریشان ہیں۔ مشکلات نے انہیں الجھایا ہوا ہے، ہمیں انہیں مایوسی کے چکر سے باہر نکالنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ (قائداعظم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 3: قائداعظمؒ نے قیام پاکستان کے بعد ایک سال اور ایک ماہ کے مختصر عرصے میں مہاجرین کی آبادکاری، انتظامی اصلاحات، خارجہ پالیسی نیز بھارت سے تعلقات کے حوالے سے کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے؟

جواب:

استحکام پاکستان کے لئے قائداعظم کے ٹھوس اقدامات

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے''۔ (قائداعظم)

Perfect24u.com

قائداعظمؒ نے اپنی سیاسی بصیرت اور دوراندیشی و معاملہ فہمی سے قوم کو اپنے قدموں پر کھڑا کر دیا اور مختلف اقدامات اٹھا کر خطرات کو دور کرتے ہوئے پاکستان کو سالمیت اور استحکام دینے میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں۔ قوم کو مایوسیوں سے نکال کر قائداعظمؒ نے پر اعتماد فضا فراہم کی۔ عظیم قائد کو آزادی کے حصول کے بعد ایک سال اور ایک ماہ کام کرنے کا موقع اللہ پاک نے دیا اور اس مختصر عرصے میں انہوں نے قوم کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر ڈال دیا۔

مہاجرین کی آباد کاری:

قائداعظمؒ نے جس مسئلے کی طرف فوری توجہ مبذول کرائی وہ مہاجرین کی آباد کاری کا مسئلہ تھا۔ انہوں نے اپنا ہیڈ کوارٹر کراچی سے لاہور منتقل کر دیا تھا کہ وہ اپنے سامنے مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے بنائے گئے منصوبوں پر عمل کرا سکیں۔ حکومت نے مہاجرین کی مدد کے لئے اہل ثروت کو دعوت دی۔ قائداعظمؒ ریلیف فنڈ برائے مہاجرین قائم کیا گیا۔ عوام نے بڑے کھلے دل سے ریلیف فنڈ میں رقوم جمع کرائیں۔ سماجی تنظیموں کے کارکنوں نے کیمپوں میں آئے مہاجرین کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی۔ خوراک، کپڑا، دوائیں، خیمے، کمبل اور دیگر اشیاء بہم پہنچائی گئیں۔

حالات کا مقابلہ کرنے کی تلقین:

قائداعظمؒ نے عوام کے حوصلوں کو ابھارا۔ انہیں قوت ارادی اور ہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ انہوں نے قوم کو پر اعتماد رکھنے کے لئے مختلف جلسوں میں تقاریر کی، ایک بار فرمایا۔ ''تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان قوموں نے اپنے کردار کی پختگی اور پکے ارادے کی بدولت اپنے آپ کو مضبوط بنایا۔ ہماری تاریخ بہادری اور عظمت کی داستانوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہمیں اپنے آپ میں مجاہدوں کی سی روح پیدا کرنی ہے''۔

قومی خدمت کے لئے سرکاری ملازمین کو نصیحت:

قائداعظمؒ نے 11 اکتوبر 1947ء کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے، اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر منظم اور پریشان ہیں۔ مشکلات نے انہیں الجھایا ہوا ہے، ہمیں انہیں مایوسی کے چکر سے باہر نکالنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ اس وقت انتظامیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور عوام اس کی جانب راہنمائی کے لئے دیکھ رہے ہیں''۔

نئے کردار کی تلقین:

بڑے نامساعد حالات تھے لیکن سرکاری افسروں اور دیگر ملازمین نے قومی جذبے اور اجتماعی سوچ کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے قوم کی خدمت کی، انہوں نے اپنے قائد کے فرمان کے مطابق عمل کیا اور قوم کو مسائل کے گرداب سے نکالا۔ قائداعظمؒ نے سرکاری افسروں کو بار بار تلقین کی کہ ''وہ اب آزاد قوم کے لئے کام کر رہے ہیں، انہیں اپنے روزمرہ رویوں میں مثبت تبدیلی لانا چاہئے اور نئے تقاضوں سے ہم آہنگ رہتے ہوئے قوم کی خدمت کرنی چاہئے''۔ قائداعظمؒ نے سرکاری ملازمین کو ان کے نئے کردار سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ''وہ اب حاکم نہیں بلکہ قوم کے خدمت گار ہیں''۔

صوبائیت اور نسل پرستی سے گریز:

قائداعظمؒ جانتے تھے کہ اگر پاکستانی عوام آنے والے سالوں میں صوبائیت پرستی، نسل پرستی، ذات پات اور دیگر تعصبات میں الجھ گئے تو قومی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے پاکستانیوں میں قومی یکجہتی کے فروغ اور باہم اتحاد کے قیام پر زور دیا، ان کی نصیحت تھی کہ عوام کو علاقائی، نسلی اور لسانی بنیادوں پر سوچنے کی بجائے قومی سوچ اپنانی چاہئے۔ قائداعظمؒ نے ریاستوں اور قبائلی علاقوں کی اہمیت کے پیش نظر ایک وزیر برائے سٹیٹس و قبائلی امور بنایا۔ مختلف ریاستوں کے حکمرانوں سے رابطے کئے اور انہیں قومی دھارے میں پوری طرح شامل ہونے اور پاکستانی رویہ اپنانے کا مشورہ دیا۔

اتحاد، تنظیم اور یقین محکم:

پاکستان دشمنوں نے ملک خداداد کے قیام سے پہلے اور بعد میں بھی عوام میں گمراہ کن خبریں پھیلائیں، انہیں باور کرانے کی کوشش کی کہ پاکستان کمزور ہونے کے سبب زیادہ عرصہ قائم نہیں رہ سکے گا۔ عوام میں علاقائی، صوبائی اور لسانی تعصبات کو ہوا دی گئی۔ مایوسی اور لاتعلقی کی فضا بنانے کی گمراہ کن کوششیں بالآخر ناکام ہوگئیں۔ قائداعظمؒ کی سربراہی میں پاکستانی عوام نے قومی جذبوں کو ابھارے رکھا اور دیگر تعصبات کو کوئی اہمیت نہ دی، کیونکہ عوام کو پاکستان دشمن عناصر کے عزائم سے قائداعظمؒ نے بروقت باخبر کر دیا تھا۔ انہوں نے پاکستانی عوام کو واضح کر دیا کہ ان کی قوت اتحاد میں ہے۔ وہ جب تک متحد اور یکجا رہیں گے، کوئی قوت انہیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اتحاد، تنظیم، یقین محکم کا نعرہ اسی حوالے سے قائداعظمؒ نے اپنی قوم کو دیا تھا۔

معیشت کے لئے راہنما اصول:

لاکھوں افراد کا نقل مکانی کرنا، قتل و غارت، لوٹ مار، کشمیر میں جنگ آزادی، انتظامی مشینری کے مسائل، 1948ء کے سیلاب اور بھارت کی طرف سے پاکستان کو اثاثوں میں سے جائز حصہ نہ ملنا، بیروزگاری اور غربت، یہ سارے عناصر قوم اور اس کے قائد کے لئے بہت بڑا چیلنج تھے۔ بھارت جان بوجھ کر پاکستان کی معیشت کو تباہ و برباد کرنے کے درپے تھے۔ افراتفری اور معاشرتی توڑ پھوڑ پاکستان کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کی راہ میں رکاوٹ تھی۔ ایسے حالات میں قائداعظمؒ ملک کی معیشت کو سنبھالا دینے، اسے اپنے قدموں پر کھڑا کرنے اور عوام کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے پورے عزم کے ساتھ آگے بڑھے۔

☆ ریزرو بنک آف انڈیا دونوں ممالک کی بینکنگ کی ضروریات کا ذمہ دار تھا۔ بینک میں ہندوؤں کی اجارہ داری تھی اور ان سے پاکستان کی ترقی کے کردار کی توقع کرنا عبث تھا۔ قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یہ بینک یکم جولائی 1948ء کو وجود میں آیا۔ قائداعظمؒ نے اس کی افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ''سٹیٹ بینک آف پاکستان معاشی شعبے میں ہمارے عوام کی حاکمیت کا نشان ہے۔ مغربی طرز معیشت ہمیں فائدہ نہیں دیتا۔ ہمیں انصاف اور مساوات پر مبنی اپنا جداگانہ معاشی نظام لانا ہوگا، مغربی معاشی نظام نے تو انسانیت کے لئے کئی دشواریاں پیدا کر دی ہیں، اگر ہم ایسا کر پاتے ہیں تو ہم مسلم قوم کی حیثیت میں پورے عالم کو ایسا معاشی نظام دے سکیں گے جو انسانوں کے لئے امن کا پیغام بنے گا۔ امن ہی انسانوں کی بقاء اور اچھی معیشت کو قائم کر سکتا ہے''۔

☆ مہاجرین کی امداد کے لئے آپ نے عوام کو دل کھول کر چندہ دینے کی تلقین کی اور ایک ریلیف فنڈ قائداعظمؒ ریلیف فنڈ برائے مہاجرین قائم کیا۔ اس رقم سے انہوں نے مہاجرین کی آبادکاری اور انہیں روزگار مہیا کرنے کا اہتمام کیا۔ یوں ملکی معیشت کو کافی حد تک سہارا ملا۔

انتظامیہ میں اصلاحات:

پاکستان بننے کے بعد انتظامی مشینری نہ ہونے کے برابر تھی۔ بڑی تعداد میں دفتری عملہ پاکستان سے ہندوستان چلا گیا۔ دفاتر میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والے مسلمانوں کی تعداد کافی کم تھی۔ وسائل ناپید تھے، بھارت نے جان بوجھ کر تاخیری حربے استعمال کئے جو تھوڑے بہت مسلمان بھارت میں انتظامی سوجھ بوجھ رکھتے تھے اور پاکستان آنا چاہتے تھے ان کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کی گئیں۔

قائداعظم نے انتظامی مشینری کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے فوری اقدام کئے۔ کراچی کو دارالحکومت بنایا گیا جو تھوڑی بہت تعداد سرکاری ملازمین کی دفتروں میں پہنچی، قائداعظمؒ نے انہیں قومی جذبے سے کام کرنے کو کہا۔ نئی نئی آزادی ملی تھی، ہر دل میں امنگ تھی، مقصد اور خواہش تھی کہ پاکستان جلد از جلد اپنے قدموں پر کھڑا ہو جائے، دفتری ساز و سامان، سٹیشنری وغیرہ ناپید تھی لیکن کام کیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک مربوط نظام ترتیب پا گیا۔ بھارت سے سرکاری ملازمین لانے کے لئے خصوصی بندوبست کئے گئے۔ ٹاٹا ایئر کمپنی سے سمجھوتہ ہوا اور ملازمین کی منتقلی کا کام آگے بڑھا۔

Perfect24u.com

نئی انتظامی مشینری:

چودھری محمد علی جو بعد میں پاکستان کے وزیراعظم بنے ایک بیورو کریٹ تھے۔ انہوں نے سول سروس کو نئے سرے سے آراستہ ومنظم کیا۔ سول سروس رولز بنے۔ نیوی، ایئر فورس اور بری فوج کے ہیڈ کوارٹرز بنائے گئے۔ فارن سروس، اکاؤنٹ سروس اور دوسری سروسز کا آغاز کیا گیا۔ انتظامی مشینری ترقی پا گئی تو مختلف منصوبوں پر تیزی سے کام شروع ہو گیا اور ملک میں حالات کافی حد تک معمول پر آ گئے۔ مشینری کو ترتیب دینے میں قائداعظمؒ کا مرکزی رول تھا۔

خارجہ پالیسی کے راہنما اصول:

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے ہوئے واضح کہا کہ پاکستان اصولوں اور قومی مفادات کا دھیان رکھتے ہوئے دوسرے ممالک سے اپنے تعلقات کا تعین کرے گا۔ تمام قوموں سے برادرانہ تعلقات قائم کئے جائیں گے، خارجہ پالیسی کے خدوخال کے حوالے سے قائداعظم نے قیام پاکستان کے فوراً بعد درج ذیل اقدامات اٹھائے۔

سفارتخانوں کا قیام:

دنیا کے اکثر ممالک میں پاکستان کے سفارتی خانے اور سفارتی مشن قائم کئے اور تمام ممالک سے تعلقات استوار کرنے کی ابتدا کر دی گئی۔ قائداعظمؒ نے مختصر مدت میں بڑی تیزی سے پاکستان کو خارجی دنیا سے متعارف کرایا۔ سفارتکاروں کو خصوصی ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ بھرپور انداز میں اپنے فرائض ادا کریں اور اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں مشن سمجھ کر ادا کریں۔ آپ نے انہیں ہدایت کی کہ ''سیاسی، سفارتی، فوجی، تجارتی اور معاشی شعبوں میں قومی مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہوں''۔

اقوام متحدہ کی رکنیت:

پاکستان 30 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا اور عہد کیا گیا کہ پاکستان دنیا میں امن وآشتی کے لئے اپنا مثبت کردار نبھاتا رہے گا۔ پاکستان نے طے کیا کہ وہ عالمگیر برادری میں اپنا کردار بھرپور طور پر نبھائے گا اور اقوام متحدہ کے فیصلوں پر پوری طرح عملدرآمد کرتا رہے گا۔ اسلامی ممالک نے پاکستان کی تشکیل کا بڑے جوش وخروش سے خیر مقدم کیا اور توقع ظاہر کی پاکستان اسلامی دنیا کی ترقی، خوشحالی اور بہبود کے لئے اپنے فرائض نبھائے گا۔

مسلم ریاستوں سے خصوصی تعلقات:

یوں تو پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول قرار پایا کہ تمام ممالک سے پاکستان اچھے تعلقات کے قیام کے لئے کوشاں رہے گا، تاہم مسلم ممالک سے بڑے ہی خصوصی تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ پاکستان قائم ہوا تو یہ دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک تھا اور اس کا قیام مسلم ممالک کے لئے حوصلے اور تقویت کا باعث بھی بنا۔ پاکستان نے اسلامی دنیا سے اپنی وابستگی کا کھل کر اظہار کیا۔

بھارت سے تعلقات:

پاکستان کا قیام ہندوؤں کی منفی کوششوں کے باوجود ممکن ہو گیا تو بھارت نے پاکستان کو زیر کرنے اور اسے ابتدا میں ہی کمزور اور ناکام بنانے کے لئے اقدامات اٹھانے شروع کر دیئے۔ پانی کا مسئلہ، مہاجرین کی آمد، سرحدوں کا تعین اور ایسے ہی کئی اور مسائل نے جنم لیا۔ پاکستان کے حصے کے اثاثے دینے سے بھارت مسلسل گریزاں رہا۔ جوناگڑھ، مناوادر، حیدرآباد دکن اور جموں وکشمیر کی ریاستوں پر بھارت نے فوج کشی کر کے غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ پاکستان کو اپنے وجود کو

برقرار رکھنے کے لئے بہت تگ و دو کرنا پڑی۔ بھارت پاکستان کے وجود کا ہی سرے سے مخالف تھا۔ ایسے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نقطہ بھارتی عزائم کو ناکام بنانا تھا۔ کشمیری عوام نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کی تو پاکستان نے الاتی، سیاسی، سفارتی اور فوجی حمایت جاری رکھی۔ حتیٰ کہ کشمیری مجاہدین اپنا بہت سا علاقہ آزاد کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ علاقہ اب آزاد کشمیر کہلاتا ہے۔

مسئلہ کشمیر:

بھارت کو جب کشمیر جاتا دکھائی دیا تو وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اپنا مقدمہ لے گیا۔ پاکستان نے اقوام متحدہ اور دولت مشترکہ میں کشمیریوں کے حق خودارادیت کا مقدمہ بڑی اچھی طرح لڑا۔ بھارت نے وعدہ کیا کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے ذریعے ہونے والے عوامی فیصلے کو تسلیم کرے گا، لیکن جونہی ریاست پر اس کی گرفت مضبوط ہوئی وہ اپنے وعدوں سے مکر گیا وہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے سے مسلسل گریزاں رہا۔ بھارت نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی بہت کوشش کی، لیکن پاکستان کی خارجہ پالیسی نے اس کے تمام عزائم ناکام بنا دیئے۔ خارجہ امور میں پاکستان کی ابتدائی کامیابیاں اور بھارت کی جانب سے جارحانہ اقدامات کا ناکام ہونا بنیادی طور پر قائداعظمؒ کی عمدہ قیادت کی بدولت ہی تھا۔

طلباء کو نصیحت:

قائداعظمؒ نئی نسل کی افادیت سے آگاہ تھے۔ وہ انہیں پاکستان کے مستقبل کا معمار قرار دیتے رہے۔ نوجوان مسلم طلباء نے اپنے قائد کی آواز پر لبیک کہا اور گاؤں گاؤں، شہر شہر اور قریہ قریہ پھیل گئے۔ جب پاکستان بن گیا تو طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا کہ اب طلباء تعلیم پر اپنی ساری توجہ مرکوز کر دیں۔ 27 نومبر 1947ء کو آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''اگر ہم فوری اور نتیجہ خیز ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی شعبے پر پوری توجہ مرکوز کرنا ہوگی''۔ قائداعظمؒ نے طلباء اپنے گہرے اعتماد کا اظہار کیا اور ہمیشہ انہیں قوم کا قیمتی ترین سرمایہ کہتے رہے۔ ایک دفعہ طلباء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''پاکستان کو اپنے طلباء پر فخر ہے، جو ہمیشہ اگلی صفوں میں رہے اور قوم کی توقعات پر پورا اترے۔ طلباء ہمارا مستقبل ہیں۔ وہ مستقبل کے معمار بھی ہیں۔ ان سے قوم نظم وضبط چاہتی ہے تاکہ وہ وقت کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں''۔

سیاست سے دور رہنا:

انہوں نے اپنی تقریروں میں ہمیشہ طلباء میں حوصلہ پیدا کرنے والے الفاظ ادا کئے، کیونکہ آنے والے اوقات میں طلباء نے بہت اہم کردار ادا کرنا تھا اور نئی قوم کو مضبوط اور مستحکم بنانا تھا۔ قائداعظمؒ نے طلباء کو سیاست سے دور رہنے کا درس دیا اور کہا کہ ''وہ اپنی تمام تر قوت اور صلاحیت تعلیمی شعبے میں اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کے لئے استعمال کریں''۔ مسلم طلباء نے آزادی کی جدوجہد اور اس کی کامیابی کے بعد بھی قائداعظمؒ کی نصیحتوں پر عمل کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سوال نمبر 4۔ ایک جمہوری ریاست میں معاملات کو سلجھانے کے لئے کن عناصر سے کام لیا جاتا ہے؟

جواب :

جمہوری ریاست میں معاملات کو سلجھانے والے عناصر

''تاریخ میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان قوموں نے اپنے کردار کی پختگی اور پکے ارادے کی بدولت اپنے آپ کو مضبوط بنایا۔ ہماری تاریخ بہادری اور عظمت کی داستانوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہمیں اپنے آپ میں مجاہدوں کی سی روح پیدا کرنی ہے''۔ (قائداعظم)

Perfect24u.com

حکومت کو ایک آزاد اور خود مختار ریاست میں داخلی اور خارجی کئی اقسام کے مسائل اور تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے تمام امور پرامن اور عمدہ طریقے سے طے پا جائیں۔وہ دن گزر گئے کہ تنازعات کو جنگوں اور قوت کے استعمال کے ذریعے طے کیا جاتا تھا۔موجودہ دور جمہوریت کا دور ہے۔تنازعات کو اب مذاکرات کے ذریعے حل کرنے کے منصفانہ طور طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ایک جمہوری ریاست میں معاملات کو سلجھانے کے لئے درج ذیل عناصر سے کام لیا جاتا ہے۔

قائدانہ صلاحیت:

ایک اعلیٰ اور مثالی راہنما کی تصویر ہمیں قائداعظم محمد علی جناحؒ میں مکمل طور پر ملتی ہے۔وہ سچے، ایماندار اور اعلیٰ پائے کے لیڈر تھے۔انہوں نے اپنی قوم کو روشنی دکھائی، منزل کی نشان دہی کی اور اسے مطلوبہ مقام لے کر دیا۔ان کے بے داغ کردار، بے غرضانہ رویہ اور پرعزم قیادت نے قوم کو اعلیٰ، آزاد اور باوقار مقام دلایا۔قائداعظمؒ نے اپنے مخالفوں کا ہر چیلنج قبول کیا اور قوم کی کشتی کو محفوظ اور باعزت مقام پر پہنچا کر دم لیا۔مسلمان عوام آل انڈیا مسلم لیگ کے سبز جھنڈے تلے جمع ہوئے۔انہوں نے قائداعظمؒ کو اپنا راہنما تسلیم کیا۔قائداعظمؒ نے ہندو اور برطانوی سماج کی مشترکہ قوتوں کو شکست دی۔

آزادی کی راہیں:

یہ اللہ ذوالجلال کا احسان ہے کہ اس نے برصغیر کے مسلمانوں کے لئے سرسید احمد خاں اور قائداعظم محمد علی جناحؒ جیسے قائدین فراہم کئے۔ان کی قائدانہ صلاحیتوں نے مسلمانان برصغیر کی آزادی کی راہیں کھول دیں۔دونوں اپنے وقتوں کے عظیم مسلم راہنما تھے اور انہوں نے مسلم عوام کو مایوسی اور ناکامی کے غاروں سے نکال کر حوصلہ دیا اور انہیں خود مختار قوم کی شکل میں ڈھال دیا۔

مذاکرات، بحث ومباحثے اور تنقید:

قائداعظمؒ گفتگو، بحث ومباحثے اور مذاکرات میں یقین رکھتے تھے۔انہوں نے ہمیشہ مسائل کو سلجھانے کے لئے فریقین سے بات چیت کی۔مسلم لیگ کی نمائندگی کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے ہندوؤں اور انگریزوں سے الگ الگ اور مشترکہ طور پر بھی بات چیت میں حصہ لیا۔متعدد کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔امور کو میرٹ پر پرکھا گیا اور دلائل کی روشنی میں فریقین ایک نتیجہ پر پہنچے۔گفتگو میں عموماً میرٹ اور برتر دلائل کی بنیاد پر ہی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔قیام پاکستان مسلم مذاکرات، بحث ومباحثے اور دلائل کا نتیجہ ہے۔

اتحاد، یقین اور نظم وضبط:

اگر کوئی قوم دیگر اقوام کی برادری میں باوقار انداز میں رہنا چاہتی ہے تو اسے اتحاد، یقین اور نظم وضبط سے کام لینا ہوگا۔قومی آزادی، اقتدار اعلیٰ اور وقار کا انحصار بڑی حد تک عوام کے رویوں پر ہوتا ہے۔برصغیر کے مسلمانوں کو ایک مضبوط اور پراعتماد قوم بنانے کے لئے قائداعظمؒ نے اتحاد، یقین اور نظم وضبط کا نعرہ دیا۔

آزادی کی جدوجہد:

اس نعرے نے غیر منظم، مایوس اور کمزور قوم کو ایک سیسہ پلائی دیوار بنا دیا۔وہ مسلم لیگ کے سبز جھنڈے تلے متحد ہوئے اور انہوں نے اپنی آزادی کی جدوجہد میں زبردست اور تاریخی کامیابی حاصل کی۔جنوبی ایشیا کے مسلمانوں میں اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوئی تو اس کا بنیادی سبب قائداعظمؒ کا تاریخی نعرہ تھا۔وہ سیاسی، تعلیمی، معاشرتی اور دیگر شعبوں میں منظم ہوئے اور اپنی منزل کو پانے میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسد واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے''۔ (قائداعظم)

Perfect24u.com

سوالات کے مختصر جوابات (مشق)

سوال 1۔ اتحاد، یقین اور نظم وضبط سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنے آپ کو مضبوط بنانا، آگے بڑھنا، اپنی صفوں میں انتشار پیدا نہ کرنا اور ثابت قدمی کا نام اتحاد، یقین اور نظم وضبط ہے۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ متحد ہو کر آگے بڑھتے ہوئے دشمنوں کے ہر حربے کو ناکام بنانا اتحاد، یقین اور نظم وضبط کہلاتا ہے۔

سوال 2۔ قائداعظم نے طلباء کو کیا نصیحت کی؟

جواب: قائداعظم نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''پاکستان کو اپنے طلباء پر فخر ہے جو ہمیشہ اگلی صفوں میں رہے اور قوم کی توقعات پر پورے اترے، طلباء ہمارا مستقبل ہیں اور وہ مستقبل کے معمار بھی ہیں۔ ان سے قوم نظم وضبط چاہتی ہے تاکہ وہ وقت کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکیں''۔

سوال 3۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟

جواب: عالمی بینک نے دریائی پانی کا مسئلہ دیکھتے ہوئے پاکستان کی مدد کا فیصلہ کیا۔ کثیر رقوم مختص کی گئیں اور کافی غور وفکر کے بعد عالمی بینک کی مدد سے دونوں ممالک میں ایک معاہدہ طے پا گیا۔ اس کو سندھ طاس معاہدے کا نام دیا گیا۔ تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا اور دوسرے تین دریاؤں (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیئے گئے۔ منگلا اور تربیلا دو بڑے ڈیم اور سات لنک کینال بنائے جانے کا منصوبہ بنا۔ سندھ طاس منصوبے کی بدولت دریائی پانی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔

سوال 4۔ بھارت نے پاکستان کے حصے کے اثاثے پاکستان کو کیوں نہ دیئے؟

جواب: بھارت نے پاکستان کے حصے کے اثاثے پاکستان کو اس لئے نہ دیئے، کیونکہ وہ پاکستان کی معیشت کو تباہ و برباد کرنا چاہتے تھے اور وہ اس کے لئے ہر ممکن حربہ استعمال کرنا چاہتے تھے۔

سوال 5۔ پاکستان کی انتظامی مشکلات بیان کریں۔

جواب: پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری، ٹائپ رائٹروں وغیرہ کی کمی تھی، اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام کا آغاز کیا۔ ہندو، ہندوستان جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ تباہ کر گئے اس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

سوال 6۔ ریاست حیدرآباد دکن پر بھارت نے کیسے قبضہ کیا؟

جواب: ریاست حیدرآباد دکن کا نظام مسلمان تھا۔ نظام دکن بھارت سے الحاق کی دستاویز پر دستخط کرنے کو آمادہ نہیں تھا۔ ابھی معاملہ زیر غور ہی تھا کہ 11 ستمبر کو بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کر دیا۔ 17 ستمبر 1948ء کو نظام کی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے اور بھارت نے ریاست پر قبضہ کر لیا۔

سوال 7۔ قائداعظم نے 11 اکتوبر 1947ء کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے فرمایا:

''ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے، اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر

منظم اور پریشان ہیں۔ مشکلات نے انہیں الجھایا ہوا ہے، ہمیں انہیں مایوسی کے چکر میں سے باہر نکالنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ اس وقت انتظامیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور عوام اس کی جانب رہنمائی کے لئے دیکھ رہے ہیں''۔

سوال 8۔ قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد کیوں رکھی؟

جواب: ریزرو بینک آف انڈیا دونوں ممالک کی بینکنگ کی ضرویات ذمہ دار تھا۔ بینک میں ہندوؤں کی اجارہ داری تھی اور اسے پاکستان کی ترقی کا کردار کی توقع کرنا عبث تھا۔ بھارت ہر حال میں پاکستان کی معیشت کو تباہ کرنا چاہتا تھا۔ ان حالات میں قائداعظم نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد رکھی۔

سوال 9۔ صوبائیت اور نسل پرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب: رنگ ونسل اور علاقائی برتری کا احساس اور اس پر غرور وتکبر کرنا اور دوسروں کو حقیر اور کمتر جاننا صوبائیت اور نسل پرستی کہلاتا ہے۔ قائداعظم کی نصیحت تھی کہ عوام کو علاقائی، نسلی اور لسانی بنیادوں پر سوچنے کے لئے بجائے قومی سوچ اپنانی چاہیے۔

سوال 10۔ ریاست جوناگڑھ نے بھارت کے ساتھ الحاق کیوں نہ کیا؟

جواب: ریاست جوناگڑھ کا نواب مسلمان تھا، نواب نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا اور بھارتی افواج کی زبردستی کی بناء پر بھارت سے الحاق کرنے سے انکار کر دیا بھارت نے جوناگڑھ کے الحاق کو اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت سمجھا اور بھارتی افواج نے جوناگڑھ پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

Perfect24u.com

سوالات کے مختصر جوابات (اضافی)

سوال نمبر 1: 3 جون 1947 کے منصوبے کے تحت کن صوبوں کو تقسیم کیا گیا

جواب: 3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت طے پایا تھا کہ پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو مسلم اور غیر مسلم اکثریتی علاقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ مسلم اکثریتی علاقے پاکستان اور باقی علاقے ہندوستان کا حصہ بنیں گے۔

سوال نمبر 2: ضلع گورداسپور کی کتنی تحصیلوں کو ہندوستان کے حوالے کیا گیا

جواب: ضلعگورداسپور کی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھانکوٹ اور بٹالہ کے علاقے ہندوستان کو سونپ دیئے گئے

سوال نمبر 3: پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک کتنی جنگیں ہو چکیں ہیں

جواب: دونوں ملک اب تک 1948ء، 1965ء، اور 1971ء کی تین بڑی جنگیں لڑ چکے ہیں۔

سوال نمبر 4: ابتدائی مشکلات کے حوالے سے "انتظامی مشکلات" پر روشنی ڈالیں

جواب: پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز غیر مسلم بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے۔ دفاتر خالی ہو گئے۔ دفاتر میں فرنیچر، سٹیشنری، ٹائپ رائٹروں وغیرہ کی کمی تھی۔ اکثر دفاتر نے کھلے آسمان تلے کام کا آغاز کیا۔ ہندوستان جاتے ہوئے دفتری ریکارڈ تباہ کر گئے۔ اس کی وجہ سے دفاتر میں کام کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں۔

سوال نمبر 5: کتنے افراد نے آزادی کے وقت ہندوستان سے پاکستان ہجرت کی

جواب: ہندوستان سے پاکستان ہجرت کرنے والوں کی تعداد ایک کروڑ 25 لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی۔

سوال نمبر 6: تقسیم کے وقت ریزرو بنک میں متحدہ برصغیر کے کتنے روپے جمع تھے؟

جواب: متحدہ برصغیر کے "ریزرو بنک" میں تقسیم کے وقت چار بلین روپے جمع تھے

سوال نمبر 7: آزادی کے وقت تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ کتنا تھا؟

جواب: تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ 750 ملین روپے تھا

سوال نمبر 8: بھارت نے پہلی قسط میں کتنا پیسہ پاکستان کو دیا؟

جواب: پاکستان کی طرف سے مسلسل مطالبے اور بین الاقوامی سطح پر اپنی ساکھ قائم رکھنے کی مجبوری کی وجہ سے بھارت نے ایک قسط میں 200 ملین روپے دیئے۔ باقی رقم کو روک لیا گیا۔

سوال نمبر 9: بھارت نے دوسری قسط میں کتنا پیسہ پاکستان کو دیا؟

جواب: گاندھی کو بین الاقوامی برادری میں شرمندہ ہونے کا خوف تھا۔ اس نے ساری رقم پاکستان کو ادا کرنے کو کہا۔ مجبوراً 500 ملین روپے کی ایک قسط پاکستان کے حوالے کی گئی۔

سوال نمبر 10: اب بھی بھارت کے ذمے کتنا پیسہ واجب الادا ہیں؟

جواب: بقایا 50 ملین روپے ابھی تک بھارت کے ذمے واجب الادا ہیں۔

Perfect24u.com

سوال نمبر 11: اثاثوں کی تقسیم کے حوالے سے دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ کب ہوئی؟

جواب: اس حوالے سے نومبر 1947ء میں دہلی میں دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں معاہدہ ہوا اور دونوں ممالک نے معاہدے کی توثیق بھی کر دی لیکن معاہدے پر عمل درآمد ابھی تک نہیں ہو سکا۔

سوال نمبر 12: فوجی اثاثوں کی تقسیم کس تناسب سے ہوئی؟

جواب: بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیئے جائیں

سوال نمبر 13: آزادی کے وقت ہندوستانی علاقوں میں کتنی آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں؟

جواب: متحدہ بھارت میں 16 آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔

سوال نمبر 14: آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو کتنا روپیہ دینے کا فیصلہ ہوا؟

جواب: کافی تکرار کے بعد طے پایا کہ آرڈیننس فیکٹریوں کے حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیئے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آرڈیننس فیکٹری قائم کر سکے۔

سوال نمبر 15: بھارت نے مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ کب روکا؟

جواب: اس نے اپریل 1948ء میں مغربی پنجاب کو آنے والے پانی کا راستہ روک لیا۔

سوال نمبر 16: بھارت نے کون سے دریا پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا؟

جواب: بھارت نے دریائے ستلج ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا

سوال نمبر 17: سندھ طاس معاہدہ کے تحت کون سے دریا پاکستان کے حوالے کیے گئے؟

جواب: تین دریا (سندھ، جہلم اور چناب) پاکستان کو سونپ دیئے گئے

سوال نمبر 18: سندھ طاس معاہدہ کے تحت کون سے دریا بھارت کے حوالے کیے گئے؟

جواب: تین دریاؤں (راوی، ستلج اور بیاس) پر بھارت کا حق مان لیا گیا

سوال نمبر 19: سندھ طاس معاہدہ کس کی مدد سے طے پایا گیا؟

جواب: سندھ طاس معاہدہ عالمی بینک کی مدد سے طے پایا گیا۔

سوال نمبر 20: سندھ طاس معاہدے کے تحت کون سے ڈیم بنائے گئے؟

جواب: منگلا اور تربیلا دو بڑے ڈیم اور سات لنک کینال بنائے جانے کا منصوبہ سندھ طاس معاہدے کے تحت بنا۔

سوال نمبر 21: انگریزوں کے دور حکومت میں کتنی ریاستیں تھیں؟

جواب: انگریزوں کے دور حکومت میں 635 ریاستیں تھیں

سوال نمبر 22: ان ریاستوں میں برصغیر کی کل آبادی کا کتنا حصہ رہائش پذیر تھا؟

جواب: ریاستوں میں برصغیر کی کل آبادی کا ایک چوتھائی رہائش پذیر تھا اور ایک تہائی علاقے پر یہ مشتمل تھیں۔

سوال نمبر 23: ریاست حیدرآباد دکن کا حکمران کون سے مذہب سے تعلق رکھتا تھا؟

جواب: اس ریاست کا حکمران "نظام حیدرآباد دکن" مسلمان تھا۔

Perfect24u.com

سوال نمبر 24: بھارت کا پہلا گورنر جنرل کون تھا؟

جواب: بھارت کا پہلا گورنر جنرل لارڈ ماونٹ بیٹن تھا

سوال نمبر 25: بھارتی افواج نے ریاست حیدر آباد پر کب حملہ کیا؟

جواب: 11 ستمبر 1948ء کو بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کر دیا۔

سوال نمبر 26: جونا گڑھ کی ریاست کراچی سے کتنے کلومیٹر دور تھی؟

جواب: یہ ریاست کراچی سے 480 کلومیٹر دور تھی۔

سوال نمبر 27: 1941 کی مردم شماری کے مطابق کشمیر کی آبادی کتنی تھی؟

جواب: 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست کشمیر کی کل آبادی چالیس لاکھ کے قریب تھی۔ آبادی کا بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل تھا

سوال نمبر 28: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر کتنی قراردادیں منظور کیں؟

جواب: اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے دو قراردادیں منظور کیں اور دونوں ممالک کو جنگ بند کرنے کی تلقین کی۔

سوال نمبر 29: قائداعظم نے 11 اکتوبر 1947 کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے 11 اکتوبر 1947ء کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمارے لیے یہ ایک چیلنج ہے۔ اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں میں ان مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ہمارے عوام غیر منظم اور پریشان ہیں۔ مشکلات نے انہیں الجھایا ہوا ہے۔ ہمیں انہیں مایوسی کے چکر سے باہر نکالنا ہے اور ان کی حوصلہ افزائی کرنی ہے۔ اس وقت انتظامیہ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور عوام اس کی جانب راہنمائی کے لیے دیکھ رہے ہیں"

سوال نمبر 30: 25 مارچ 1948 کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: 25 مارچ 1948ء کو سرکاری ملازمین میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے یہ الفاظ ادا کیے۔

"آپ اپنے جملہ فرائض قوم کے خادم بن کر ادا کیجئے۔ آپ کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہونا چاہیے۔ اقتدار کسی بھی جماعت کو مل سکتا ہے۔ آپ ثابت قدمی، ایمان اور عدل کے ساتھ اپنے فرائض بجالائیے۔ اگر آپ میری نصیحت پر عمل کریں گے تو عوام کی نظروں میں آپ کے رتبے اور حیثیت میں اضافہ ہوگا۔"

سوال نمبر 31: سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد کب رکھی گئی؟

جواب: یہ بنک یکم جولائی 1948ء کو وجود میں آیا۔

سوال نمبر 32: پاکستان کا پہلا دارالحکومت کس شہر کو بنایا گیا؟

جواب: کراچی کو دارالحکومت بنایا گیا۔

سوال نمبر 33: بھارت کی کونسی ہوائی کمپنی سے معاہدہ ہوا؟

جواب: پاکستان نے بھارت کی ہوائی کمپنی ایئر کمپنی سے سمجھوتہ کیا

سوال نمبر 34: پاکستان، اقوام متحدہ کا رکن کب بنا؟

جواب: پاکستان 30 ستمبر 1947ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

Perfect24U.com

سوال نمبر 35: 27 نومبر 1947 کو آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس سے خطاب کرتے وقت قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: 27 نومبر 1947ء کو آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اگر ہم فوری اور نتیجہ خیز ترقی چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی شعبے پر پوری توجہ مرکوز کرنا ہوگی"

سوال نمبر 36: قائداعظم نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے ہوئے واضح کہا کہ پاکستان اصولوں اور قومی مفادات کا دھیان رکھتے ہوئے دوسرے ممالک سے اپنے تعلقات کا تعین کرے گا۔ تمام قوموں سے برادرانہ تعلقات قائم کیے جائیں گے۔

سوال نمبر 37: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے کوئی سے دو رہنما اصول تحریر کریں؟

جواب: 1- سفارت خانوں کا قیام۔ 2- اقوام متحدہ کی رکنیت۔

سوال نمبر 38: سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے اس کی افتتاحی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"سٹیٹ بنک آف پاکستان معاشی شعبے میں ہمارے عوام کی حاکمیت کا نشان ہے۔ مغربی طرز معیشت ہمیں فائدہ نہیں دیتا۔ ہمیں انصاف اور مساوات پر مبنی اپنا جداگانہ معاشی نظام لانا ہوگا۔ مغربی معاشی نظام نے تو انسانیت کے لیے کئی دشواریاں پیدا کر دی ہیں۔ اگر ہم ایسا کر پاتے ہیں تو ہم مسلم قوم کی حیثیت میں پورے عالم کو ایسا معاشی نظام دے سکیں گے جو انسانوں کے لیے امن کا پیغام بنے گا۔ امن ہی انسانوں کی بقاء اور اچھی معیشت کو قائم کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 39: قائداعظم کو آزادی کے بعد کتنا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا؟

جواب: عظیم قائد کو آزادی کے حصول کے بعد ایک سال اور ایک ماہ کام کرنے کا موقع اللہ پاک نے دیا اور اس مختصر عرصے میں انہوں نے قوم کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر ڈال دیا۔

سوال نمبر 40: کشمیر کی سرحدیں کون سے ممالک سے ملتی ہیں؟

جواب: ریاست جموں و کشمیر پاکستان کے شمال میں برصغیر کی ریاستوں میں علاقے کے اعتبار سے سب سے بڑی ریاست تھی۔ اس ریاست کی سرحدیں چین، تبت، افغانستان اور پاکستان سے ملتی ہیں

سوال نمبر 41: کشمیر کی ریاست کو گلاب سنگھ نے کتنے لاکھ میں خریدا تھا؟

جواب: برطانوی حکومت نے اس ریاست کو ایک ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کے پاس صرف 75 لاکھ میں فروخت کر دیا تھا۔

سوال نمبر 42: کشمیری مسلمانوں نے ڈوگرہ راج کے خلاف آزادی کی تحریک کب شروع کی؟

جواب: 1930ء میں کشمیری مسلمانوں نے ڈوگرہ راج کے خلاف آزادی کی تحریک شروع کر دی۔ برطانوی حکومت کی مدد کے ساتھ راجہ نے عوامی تحریک کو سختی سے کچل دیا۔

سوال نمبر 43: ریاستوں کے تنازعہ میں "مناوادر" پر نوٹ لکھیں؟

جواب: جوناگڑھ کے قریب ایک اور ریاست مناوادر کے مسلمان حکمران نے بھی پاکستان سے الحاق کرنے کا اعلان کیا۔ جوناگڑھ کے ساتھ ساتھ بھارتی افواج نے مناوادر پر بھی حملہ کیا اور اسے زبردستی اپنے قبضے میں لے لیا۔ مناوادر اور جوناگڑھ کی ریاستوں پر فوج کشی کے احکامات پر گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن نے دستخط کیے تھے۔

Perfect24U.com

سوال نمبر 44: مہاجرین کی بحالی کے لیے کوئی سے دو حکومتی اقدامات لکھیں

جواب: 1۔ قائداعظم ریلیف فنڈ برائے مہاجرین قائم کیا گیا۔عوام نے بڑے کھلے دل سے ریلیف فنڈ میں رقوم جمع کرائیں ۔سماجی تنظیموں کے کارکنوں نے کیمپوں میں آئے مہاجرین کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی ۔

2۔ خوراک ، کپڑا، دوائیں ، خیمے، کمبل اور دیگر اشیاء بہم پہنچائی گئیں ۔

سوال نمبر 45: آزادی کے وقت فوجیوں کو کیا اختیار دیا گیا ؟

جواب: جہاں تک افواج کا تعلق تھا ہر فوجی کو اختیار دیا گیا کہ وہ دونوں میں سے جس ملک کی فوج کا حصہ بننا چاہے بن جائے ظاہر ہے کہ مسلمان فوجیوں نے پاکستان سے وابستگی کا اظہار کیا۔

سوال نمبر 46: دریا کے قدرتی راستے کے بارے میں بین الاقوامی قانون کیا ہے؟

جواب: بین الاقوامی کے مطابق دریا کا قدرتی راستہ برقرار رکھا جاتا ہے اور جن دو یا زیادہ ممالک سے دریا گزرتا ہے وہ اس کے پانی سے مستفید ہوتے ہیں ۔کوئی ملک دریا کا رخ بدل کر کسی دوسرے ملک کو آبی وسیلہ سے محروم نہیں کرسکتا۔

سوال نمبر 47: حکومت برطانیہ نے انڈیا اور انڈین ریاستوں پر سے کب کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا؟

جواب: حکومت برطانیہ نے 20 فروری 1947 کو انڈیا اور انڈین ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھا لینے کا اعلان کیا۔

سوال نمبر 48: نظام کی فوج نے کب ہتھیار ڈالے؟

جواب: 17 ستمبر 1948ء کو نظام کی افواج نے ہتھیار ڈالی دیئے اور بھارت نے ریاست پر قبضہ کرلیا۔

سوال نمبر 49: جونا گڑھ کی آبادی کتنی تھی؟

جواب: آبادی سات لاکھ کے لگ بھگ تھی ۔

سوال نمبر 50: پاکستان کو سیراب کرنے والے اکثر دریا کہاں سے نکلتے ہیں؟

جواب: پاکستان کو سیراب کرنے والے اکثر دریا کشمیر سے نکلتے ہیں ۔

سوال نمبر 51: ریڈکلف کے سیکرٹری نے کس امر کا اعتراف کیا؟

جواب: سر ریڈکلف نے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے دباؤ میں آکر غیر منصفانہ تقسیم کی ۔مسلم اکثریت کے بعض تسلیم شدہ علاقوں کو ایک سازش کے تحت ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔آبادی کے تحت طے پانے والے نقشے اور اس پر کھینچی گئی لکیر کو بدل دیا گیا۔اس امر کا اعتراف ریڈکلف کے پرائیویٹ سیکرٹری نے کیا اور اب تو یہ ایک تاریخی حقیقت مانی جا چکی ہے کہ ناانصافی کرتے ہوئے بعض اہم علاقوں سے پاکستان کو محروم کر دیا گیا

سوال نمبر 52: کون سے علاقے کے ذریعے کشمیر کا راستہ ہندوستان کو دیا گیا؟

جواب: گورداسپور کے علاقوں کو ہندوستان میں شامل کرنے سے ریاست جموں و کشمیر تک کا راستہ ہندوستان کو دے دیا گیا۔

سوال نمبر 53: ریاستوں پر کنٹرول کس کو حاصل تھا؟

جواب: ان پر کنٹرول برطانوی حکومت کو حاصل تھا۔

Perfect24u.com

سوال نمبر 54: جونا گڑھ کا نواب کس مذہب سے تعلق رکھتا تھا؟

جواب: جونا گڑھ کا نواب مسلمان تھا۔

سوال نمبر 55: قائداعظم نے لاہور میں مہاجرین کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے لاہور میں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"ہم پاکستانی عوام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم ان مہاجرین کو بسانے کے لیے ہر ممکن امداد مہیا کریں جو پاکستان آ رہے ہیں۔ ان لوگوں کو یہ مسائل اس لیے درپیش ہیں کہ وہ مسلم قوم سے تعلق رکھتے ہیں"

سوال نمبر 56: جب پاکستان قائم ہوا تو یہ آبادی کے لحاظ سے کتنے نمبر پر تھا؟

جواب: پاکستان قائم ہوا تو یہ دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا اسلامی ملک تھا اور اس کا قیام ممالک کے لیے حوصلے اور تقویت کا باعث بنا۔

سوال نمبر 57: خارجہ پالیسی کے رہنما اصولوں کے حوالے سے "سفارت خانوں کے قیام" پر نوٹ لکھیں؟

جواب: دنیا کے اکثر ممالک میں پاکستان کے سفارتی خانے اور سفارتی مشن قائم کیے اور تمام ممالک سے تعلقات استوار کرنے کی ابتدا کر دی گئی۔ قائداعظم نے مختصر مدت میں بڑی تیزی سے پاکستان کو خارجی دنیا سے متعارف کرایا۔ سفارت کاروں کو خصوصی ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ بھرپور انداز میں اپنے فرائض ادا کریں اور اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں مشن سمجھ کر ادا کریں۔ آپ نے انہیں ہدایت کی کہ سیاسی، سفارتی، فوجی، تجارتی اور معاشی شعبوں میں قومی مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں ہوں۔

سوال نمبر 58: مسائل کے حل کے لیے کوئی سے دو عناصر کا نام لکھیں؟

جواب: 1۔ مذاکرات، بحث ومباحثہ اور تنقید۔ 2۔ اتحاد، یقین اور منظم۔

Perfect24u.com

کثیرالانتخابی جوابات (مشقی)

1۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں برصغیر میں ریاستوں کی کتنی تعداد تھی؟

(الف) 535　(ب) 435　(ج) 635　(د) 630

2۔ ریاست جموں وکشمیر کو انگریزوں نے ڈوگرہ راجہ کے ہاتھ کتنے میں فروخت کیا تھا؟

(الف) 70 لاکھ روپے　(ب) 85 لاکھ روپے　(ج) 50 لاکھ روپے　(د) 75 لاکھ روپے

3۔ قیامِ پاکستان کے وقت ریاست حیدرآباد دکن میں کس قوم کی اکثریت تھی؟

(الف) مسلمان　(ب) ہندو　(ج) سکھ　(د) عیسائی

4۔ 11 ستمبر 1948ء کو بھارت نے کس ریاست پر حملہ کیا؟

(الف) ریاست حیدرآباد دکن　(ب) ریاست جموں کشمیر　(ج) ریاست مناوادر　(د) ریاست جوناگڑھ

5۔ اثاثوں میں پاکستان کا حصہ تناسب کے لحاظ سے کیا تھا؟

(الف) 750 ملین روپے　(ب) 700 ملین روپے　(ج) 1050 ملین روپے　(د) 950 ملین روپے

6۔ متحدہ برصغیر میں 1947ء تک کل کتنی آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں؟

(الف) 10　(ب) 12　(ج) 16　(د) 20

7۔ تقسیم برصغیر سے پہلے ڈوگرراج کے خلاف کشمیریوں نے کب آزادی کی جنگ کا آغاز کیا۔

(الف) 1940ء　(ب) 1930ء　(ج) 1920ء　(د) 1928ء

8۔ اقوام متحدہ کے کس ادارے نے 1948ء میں ریاست جموں کشمیر میں استصواب رائے کے حق میں قراردادیں منظور کیں؟

(الف) جنرل اسمبلی　(ب) سلامتی کونسل　(ج) تولیسی کونسل　(د) عالمی عدالت انصاف

9۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان میں کون وائسرائے تھا؟

(الف) لارڈ کرزن　(ب) لارڈ ویول　(ج) لارڈ منٹو　(د) لارڈ ماونٹ بیٹن

10۔ بھارت سے سرکاری ملازمین کو لانے کے لئے کس ہوائی کمپنی سے سمجھوتہ ہوا؟

(الف) پی آئی اے　(ب) ٹاٹا ایئر کمپنی　(ج) کریسنٹ ایئرویز　(د) اورینٹ ایئرویز

Perfect24u.com

کثیرالانتخابی جوابات (اضافی)

1۔ انگریزوں کے دور حکومت میں ریاستیں تھیں

(الف) 625　(ب) 635　(ج) 645　(د) 655

2۔ تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا حصہ کتنے ملین روپے تھا

(الف) 750　(ب) 650　(ج) 850　(د) 950

3۔ جونا گڑھ کی ریاست کراچی سے کتنے کلومیٹر دور تھی

(الف) 420　(ب) 440　(ج) 460　(د) 480

4۔ سٹیٹ بنک کب بنا

(الف) یکم جون 1948　(ب) یکم اپریل 1948

(ج) یکم جولائی 1948　(د) یکم نومبر 1948ء

5۔ پہلا دارالحکومت تھا

(الف) کراچی　(ب) لاہور　(ج) اسلام آباد　(د) ملتان

6۔ 1941 کی مردم شماری کے مطابق کشمیر کی کل آبادی ہے

(الف) 30لاکھ　(ب) 40لاکھ　(ج) 60لاکھ　(د) 70لاکھ

7۔ بھارت نے دریائے ______ پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا

(الف) جہلم　(ب) سندھ　(ج) ستلج　(د) بیاس

8۔ بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کر دیا

(الف) 11 نومبر 1948　(ب) 11 ستمبر 1948

(ج) 11 مارچ 1948　(د) 11 مئی 1948

9۔ جونا گڑھ کی آبادی تھی

(الف) 7لاکھ　(ب) 9لاکھ　(ج) 11لاکھ　(د) 13لاکھ

10۔ آل پاکستان ایجوکیشن کانفرنس ہوئی

(الف) 27 دسمبر 1947　(ب) 27 نومبر 1947

(ج) 27 اگست 1947　(د) 27 جون 1947

11۔ پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا

(الف) 25 دسمبر 1947　(ب) 15 فروری 1947

(ج) 30 ستمبر 1947　(د) 19 مارچ 1947

Perfect24u.com

12۔ متحدہ برصغیر کے ریزرو بنک میں تقسیم کے وقت کتنے روپے جمع تھے

(الف) 4 بلین (ب) 5 بلین (ج) 7 بلین (د) 9 بلین

13۔ آزادی کے وقت کون سے صوبوں کو تقسیم کیا گیا

(الف) پنجاب بنگال (ب) پنجاب دہلی (ج) بنگال دہلی (د) سرحد پنجاب

14۔ علاقوں کی حد بندی کا کام کس کے سپرد کیا گیا

(الف) نہرو (ب) گاندھی (ج) ماونٹ بیٹن (د) ریڈکلف

15۔ ضلع گرداسپور کی کتنی تحصیلیں ہندوستان کے حوالے کی گئی

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

16۔ کون سے علاقے کے ذریعے کشمیر کا راستہ ہندوستان کو دیا گیا

(الف) پٹھان کوٹ (ب) بٹالہ (ج) گورداسپور (د) فیروزپور

17۔ ہندو ہندوستان جاتے ہوئے ریکارڈ تباہ کر گئے

(الف) دفتری (ب) سرکاری (ج) حکومتی (د) پرائیویٹ

18۔ ہندوستان سے پاکستان کتنے لوگوں نے ہجرت کی

(الف) 1 کروڑ50لاکھ (ب) 1 کروڑ

(ج) 1 کروڑ40لاکھ (د) 1 کروڑ25لاکھ

19۔ ان کی بحالی ایک بہت بڑا چیلنج تھا

(الف) دفاتر (ب) مہاجرین (ج) انتظامیہ (د) قانون

20۔ متحدہ برصغیر کے ریزرو بنک میں تقسیم کے وقت کتنے روپے جمع تھے

(الف) 1 بلین (ب) 2 بلین (ج) 3 بلین (د) 4 بلین

21۔ بھارت نے پاکستان کو دوسری قسط ادا کی

(الف) 200 ملین (ب) 100 ملین (ج) 50 ملین (د) 150 ملین

22۔ بھارت نے پاکستان کو پہلی قسط ادا کی

(الف) 200 ملین (ب) 400 ملین (ج) 500 ملین (د) 650 ملین

23۔ بھارت کے ذمے ابھی تک کتنے ملین بقایا ہیں

(الف) 50 ملین (ب) 70 ملین (ج) 80 ملین (د) 90 ملین

24۔ اثاثوں کے حوالے سے دونوں ممالک کے نمائندوں کی میٹنگ کہاں ہوئی

(الف) الہٰ آباد (ب) لکھنو (ج) دہلی (د) ممبئی

25۔ فوجی اثاثوں میں پاکستان کا حصہ تھا:

(الف) 36% (ب) 46% (ج) 60% (د) 64

Perfect24u.com

26۔ فوجی اثاثوں میں بھارت کا حصہ تھا

(الف) 36% (ب) 46% (ج) 60% (د) 64%

27۔ آرڈیننس فیکٹریوں کے لیے پاکستان کو کتنے ملین روپے دینے کا فیصلہ ہوا

(الف) 50 (ب) 60 (ج) 70 (د) 90

28۔ آزادی کے وقت پنجاب کتنے حصوں میں تقسیم ہوا

(الف) 2 (ب) 3 (ج) 4 (د) 5

29۔ بھارت نے کون سے دریا پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا؟

(الف) راوی (ب) ستلج (ج) بیاس (د) سندھ

30۔ سندھ طاس معاہدے کے تحت کتنی لنک کینال بنائے جانے کا منصوبہ بنا۔

(الف) 7 (ب) 8 (ج) 9 (د) 10

31۔ حکومت برطانیہ نے انڈیا اور انڈین ریاستوں پر اپنا کنٹرول اٹھالینے کا اعلان کب کیا

(الف) 20 جنوری 1947 (ب) 20 فروری 1947

(ج) 20 مارچ 1947 (د) 20 اپریل 1947

32۔ ریاست حیدرآباد دکن کا حکمران کہلاتا تھا

(الف) حکمران (ب) بادشاہ (ج) نواب (د) نظام

33۔ ریاست حیدرآباد کی عوام کی اکثریت کا تعلق کس مذہب سے تھا

(الف) اسلام (ب) عیسائیت (ج) یہودیت (د) ہندو

34۔ 17 ستمبر 1948 کو کس کی افواج نے ہتھیار ڈال دیئے

(الف) جوناگڑھ (ب) دکن (ج) مناوادر (د) کشمیر

35۔ جوناگڑھ کی ریاست، کراچی سے کتنے کلومیٹر دور تھی

(الف) 480 (ب) 580 (ج) 380 (د) 680

36۔ جوناگڑھ کی آبادی کتنے لاکھ تھی

(الف) 5 (ب) 6 (ج) 7 (د) 8

37۔ کشمیر پاکستان کی کس سمت واقع ہے

(الف) مشرق (ب) مغرب (ج) شمال (د) جنوب

38۔ کشمیری مسلمانوں نے ڈوگرہ راج کے خلاف آزادی کی تحریک کب شروع کی

(الف) 1930 (ب) 1940 (ج) 1950 (د) 1920

Perfect24u.com

39۔ قائداعظم کو آزادی کے بعد کتنا عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا؟

(الف) 11 ماہ (ب) 12 ماہ (ج) 13 ماہ (د) 15 ماہ

40۔ قائداعظم نے اپنا ہیڈ کوارٹر کراچی سے منتقل کیا

(الف) کراچی (ب) اسلام آباد (ج) ملتان (د) لاہور

41۔ قیام پاکستان کے وقت کس شہر کو دارالحکومت بنایا گیا

(الف) اسلام آباد (ب) کراچی (ج) لاہور (د) بہاولپور

42۔ 30 ستمبر 1947 کو کیا واقعہ پیش آیا

(الف) پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا (ب) مہاجرین سے قائد نے خطاب کیا

(ج) قائد کی وفات ہوئی (د) انتظامیہ میں اصلاحات کی گئی

43۔ جب پاکستان قائم ہوا تو یہ دنیا میں آبادی کے لحاظ سے ______ اسلامی ملک تھا

(الف) سب سے بڑا (ب) سب سے چھوٹا (ج) 7 نمبر پر (د) تیسرے نمبر پر

44۔ پہلی تعلیمی کانفرنس سے قائد نے کب خطاب کیا

(الف) 27 مارچ 1947 (ب) 27 اپریل 1947

(ج) 27 نومبر 1947 (د) 27 جون 1947

45۔ قائداعظم نے پاکستانی مسلمانوں کو نعرہ دیا

(الف) اتحاد، یقین اور نظم و ضبط کا (ب) اتحاد ملی کا

(ج) اللہ اکبر کا (د) قومی یک جہتی کا

46۔ ڈوگرہ راجہ کے دور میں کتنے مسلمان شہید کر دیے گئے

(الف) 1 لاکھ سے زائد (ب) 2 لاکھ سے زائد

(ج) سوا 2 لاکھ سے زائد (د) ڈھائی لاکھ سے زائد

47۔ سندھ طاس معاہدے کے تحت کتنے ڈیم بنائے گئے

(الف) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

48۔ پاکستان کی زراعت کا دارومدار مکمل طور پر

(الف) بیراج کے پانی پر ہے (ب) دریائی پانی پر ہے

(ج) ڈیم کے پانی پر ہے (د) سمندر کے پانی پر ہے

49۔ جوناگڑھ کی آبادی کی اکثریت تھی

(الف) مسلمان (ب) عیسائی (ج) ہندو (د) غیر مسلم

Perfect24U.com

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (مشقی)

الف	5	الف	4	ب	3	د	2	ج	1
ب	10	د	9	ب	8	ب	7	ج	6

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات (اضافی)

الف	5	ج	4	د	3	الف	2	ب	1
ب	10	الف	9	ب	8	ج	7	ب	6
ب	15	د	14	الف	13	الف	12	ج	11
د	20	ب	19	د	18	الف	17	ج	16
الف	25	ج	24	الف	23	ج	22	الف	21
الف	30	ب	29	الف	28	ب	27	د	26
الف	35	ب	34	د	33	د	32	ب	31
د	40	ج	39	الف	38	ج	37	ج	36
الف	45	ج	44	الف	43	الف	42	ب	41
		د	49	ب	48	ب	47	ج	46

Perfect24u.com